Regd. No. L. 5254
386
جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم — محمد مبارک ساجد ناظر
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور
شنبہ
فی پرچہ قیمت ۱؎

جلد ۳	۳۰ شہادت ۱۳۲۸ ش	۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء	نمبر ۹۸

مسئلہ کشمیر کا تسلی بخش حل ہی ہندوستان سے تعلقات مستحکم کر سکتا ہے

پاکستان دولت مشترکہ سے تعلقات رکھنے یا نہ رکھنے میں آزاد ہے

ڈاکٹر لیاقت علی خان ۔ ظفر اللہ

لندن ۲۹ اپریل پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے دولت مشترکہ برطانیہ ہندوستان، افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک سے پاکستان کے تعلقات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ لندن میں یہ عام رجحان پایا گیا ہے کہ پاکستان دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو گا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا کہ اگر برطانیہ کا یہ سوچنا رہا ایک بہت بڑی غلطی ہو گا پاکستان کے کرد اعوام مٹی کے کھلونے نہیں ہیں۔ وہ گوشت پوست کے بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کی رگوں میں بھی گرم خون موجزن ہے جب تک دولت مشترکہ اپنے نصب العین پر قائم رہے گی۔ پاکستان صرف اس وقت تک اس سے تعاون کرے گا۔

ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ کہ ہندوستان کے آزاد جمہوریہ ہو جانے سے دونوں مملکتوں کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ کشمیر میں مناقشہ سے گذشتہ کشیدگی بہت حد تک ختم ہو چکی ہے۔ لیکن مسئلہ کشمیر کا تسلی بخش حل ہی ہمارے تعلقات مستحکم کر سکتا ہے۔ آپ نے۔ افغانستان پر قبائلی علاقہ کے لوگوں کو اکسانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دنوں سے پاکستان کے خلاف شرارت انگیز پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔ حالانکہ قبائلیوں پر اس کا قطعاً کوئی اثر نہیں۔

ڈاکٹر لیاقت علی خان نے فرمایا۔ دیگر اسلامی ممالک سے پاکستان کے نہایت ہی گہرے تعلقات ہیں۔ لیکن ان کے اور ہمارے درمیان ہرگز کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہے آپ نے آخر میں یہ بھی فرمایا۔ کہ اسلامی ممالک کمیونزم کے لئے کوئی تختہ بازی گاہ نہیں ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے بھی جو آج نیویارک پہنچ گئے ہیں۔ دولت مشترکہ سے پاکستان کے تعلقات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان آزاد ہے۔ کہ وہ دولت مشترکہ برطانیہ کا ممبر رہے یا اس کنبہ سے علیحدہ ہو جائے آپ نے کہا۔ دولت مشترکہ کے ہر رکن کو اجازت ہے کہ وہ اپنے ہاں جس قسم کا چاہے آئین بنائے۔ خواہ وہ دولت مشترکہ سے علیحدگی ہی کا کیوں نہ ہو آپ نے کہا۔ دولت مشترکہ کے خیالات میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ انقلاب آچکا ہے اور اس کے ممبروں کو یہ آزادی اس کی واضح دلیل ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ شہادت:۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ درد میں کچھ افاقہ ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرماویں:۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

—— محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت بدستور ویسی ہی ہے جیسی دو تین دن سے چلی آ رہی ہے۔ تشویش زیادہ یہ ہے۔ کہ دل کی حالت جلد نارمل پر نہیں آ رہی۔ دوسرے یہ کہ بخار ابھی نہیں اترا۔ مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔

استصواب کشمیر آئندہ موسم بہار میں ہو گا

لیک سکیس ۲۹ اپریل:۔ کشمیر میں استصواب کے ناظم مقرر امیر البحر چیسٹر نمٹز نے ہندوستان اور پاکستان کے عوام کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ امیر البحر نے اپنا نائب میجر جنرل ہیری کو چنا ہے۔ آپ نے کہا میں نے انہیں شہرت اور بہادری ہونے کی وجہ سے نہیں چنا ہے۔ بلکہ اس لئے منتخب کیا ہے کہ انہوں نے یونان کے انتخابات میں کافی تجربہ حاصل کر لیا ہے۔

آپ نے کہا میں مجلس اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے دونوں مملکتوں کے وفود سے مل ہوں اس کے علاوہ مجھ پر پاکستان کے وزیر خارجہ کی کشمیر میں آزادانہ استصواب کی دلی خواہش کا بہت اثر ہے۔ تاکہ اہل کشمیر کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا موقع مل جائے۔

آپ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ موقع پر جا کر دونوں مملکتوں کے اکابر سے ملنے کے بعد وہ استصواب کے لئے کسی معین تاریخ کا اعلان کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا میری سب سے بڑی خواہش یہ ہو گی۔ کہ میں جلد از جلد ہندوستان کی نہر سکیم تیار کرا دوں تاکہ ۱۹۵۰ء کے موسم بہار یا گرمیوں تک استصواب کی مہم بخیر و خوبی انجام پا جائے۔

—— لاہور ۲۹ اپریل:۔ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے ایک حکم جاری کیا جس کی رو سے مہاجرین کو میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی ان نشستوں پر مقرر کیا جا سکے گا جو ہندو اور سکھ ممبروں کی وجہ سے خالی ہو گئی تھیں۔

خواجہ شہاب الدین کے تاثرات

لاہور ۲۹ اپریل۔ آج لاہور ریڈیو سٹیشن سے مغربی پنجاب کے دورے کے متعلق اپنے تاثرات نشر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ ہمارے ہر کام اور ہر ارادے کی بنیاد سچائی۔ دیانتداری اور حق پر ہونی چاہیئے۔ تاکہ ان جوہروں کا عکس زندگی کے ہر شعبے پر اثر انداز ہو جائے۔ آپ نے لاہور کے جاذب دلآویز دہلے شہر کے اندرونی مناظر کا نقشہ کھینچنے کے بعد صوبائی حکومت کی نئی بحالیاتی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا نئے احکام سے عوام میں قدرے انتشار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مرکزی پالیسی یہ ہے کہ صنعتوں اور کارخانوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے لہذا ایسے ادارے سب سے پہلے اہل اور سرمایہ رکھنے والے مہاجرین کو ملیں گے۔ لیکن ان کے بعد مقامی لوگوں کو بھی اس خدمت کا موقع دیا جائیگا۔ اس طرح مکانوں اور دوکانوں کا بھی جائزہ لیا جائیگا۔ لیکن اس سے بے وجہ ہراساں ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں آپ نے فرمایا شیخوپورہ اور لائلپور کے راستوں میں خوشگوار فصلوں کو دیکھ کر مجھے بیحد مسرت ہوئی۔ کہ مہاجرین نے بڑی محنت کر کے ملک کی دولت میں اضافہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ نے آخر میں مسلم لیگ کی تنظیم اور استحکام کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا مرکزی حکومت نے فیکٹریوں اور کارخانوں کی الاٹمنٹ کے...

مزارعین کو حقوق مالکانہ

لاہور ۲۹ اپریل:۔ کل یہاں صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے بیان دیتے ہوئے کہا میرے صوبے کے عوام نے جاگیرداری کے خلاف کے اقدام کا بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔ اب وہ دن بہت نزدیک ہے۔ جب مزارعوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ قبائلی علاقوں کے عوام ہر معاملے میں ہمارے ساتھ ہیں اور سالہا سال کا حتمی طور پر ارادہ کر چکے ہیں جو انشاء اللہ پاکستان کیلئے بڑی سے بڑی قربانی میں بھی گریز نہیں کریں گے:۔

محاصل کے مسائل پر بین الاقوامی کانفرنس شروع ہو گئی

انتالیس ممالک حصہ لے رہے ہیں

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) پچھلے دنوں انیسی کے مقام پر دنیا کے ۳۹ ممالک کے درمیان محاصل پر بات چیت شروع ہوئی۔ ان میں ۲۳ ممالک تو وہ ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں جنیوا کے مقام پر تجارت اور محاصل کے عمومی سمجھوتے پر دستخط کئے تھے۔ اس کے بعد کولمبیا۔ ڈنمارک۔ ڈومینی کن جمہوریہ۔ فن لینڈ۔ یونان ہیٹی۔ اٹلی۔ لائبیریا۔ نکاراگوا۔ پیرو۔ سویڈن اور یوروگوائے نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ اس بات چیت میں انہیں بھی شامل کر لیا جائے۔

عمومی سمجھوتے میں طے پایا تھا۔ کہ دستخط کنندگان اول تو محاصل گھٹائیں۔ ورنہ بہت سی اشیاء پر موجودہ شرحوں میں کوئی اضافہ نہ کریں۔ اس سلسلے میں مختلف ملکوں کے درمیان الگ الگ سمجھوتے طے ہوئے۔ اور خیال ہے۔ کہ انیسی میں بھی یہی ہو گا۔ دستخط کرنے والے ۲۳ ممالک میں سے کسی نے ابھی تک سمجھوتے کی رسمی تصدیق نہیں کی بہرحال محاصل میں کمی کے تمام فیصلوں کو عارضی طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔ (ب۔ و۔ س)

پاکستان کیطرف سے فلموں کے بعوض ہندوستان کی مدد

لاہور ۲۹ اپریل:۔ مشہور فلم ڈائرکٹر سید شوکت حسین کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان میں فلم سازی کی صنعت سخت خطرے میں ہے۔ کیونکہ لگار خانے خاموش ہیں۔ لیکن سینما برابر رواں دواں ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان کی معلوماتی فلموں کے ڈائرکٹر مسٹر ایچ۔ ایس۔ ہاشم کا بیان ہے۔ کہ قیام پاکستان کے بعد ہندوستانی فلمیں منگوانے پر پاکستان کا قریباً چار کروڑ روپیہ ہندوستان پہنچ چکا ہے۔ اور ابھی اس رقم میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے۔ نیز یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ فلموں کے سلسلے میں ہندوستان کا ایک پیسہ بھی ابھی تک پاکستان میں نہیں آنے پایا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پاکستان مسلم لیگ کے رہنما ریاستی حکمرانوں کو خوش رکھنا چاہتے ہیں

مسٹر محمود کا رہنماؤں پر الزام

کراچی ۲۹ اپریل۔ کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمود نے آج پاکستان مسلم لیگ پر الزام لگایا ہے کہ ریاستوں میں اس کا حکمرانوں کو خوش رکھنے کے علاوہ اور کوئی پروگرام نہیں ہے۔ اخباروں کو ایک بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کے موجودہ لیڈروں کی زیادہ تعداد نوابوں کی حامی ہے۔ اور ریاستوں میں فوری طور پر ذمہ دار حکومتوں کے قیام کی مخالف ہے ان دو سیاسی جماعتوں میں جو شگاف پیدا ہو گیا ہے۔ درحقیقت اس کی وجہ یہی اصولوں کا بنیادی اختلاف ہے۔

ریاستی مسلم لیگ نے کبھی ایک آزاد جماعت کی حیثیت سے قائم رہنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ ایک صوبائی یونٹ کی حیثیت سے مسلم لیگ کے ساتھ ملحق ہونے پر زور دیا۔ ریاستی مسلم لیگ کی خواہش پر پاکستان مسلم لیگ کے دستور میں ریاستی لیگ کو تسلیم کرنے کے لئے ترمیم کی گئی۔

اگر میں اس بات سے مطمئن ہو جاتا کہ پاکستان مسلم لیگ نے بغیر کسی استثناء کے اس امر کا وعدہ کر لیا ہے کہ جو ریاستیں پاکستان کے ساتھ الحاق قبول کر چکی ہیں ان میں ذمہ دار حکومتیں جلد قائم کی جائیں۔ جاگیرداری اور زمینداری نظام ختم کیا جائے۔ اور حکومت کی ملازمتوں۔ غیر ملکی وفود، پاکستان پارلیمنٹ میں انتخابات اور مرکزی کابینہ میں نمائندگی دینے میں ریاستی عوام کو صوبائی عوام کے برابر سمجھا جائے تو میں پہلا آدمی ہوتا جو کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کو ختم کر دینے کی تجویز کرتا۔ (اسٹار)

اٹلی میں ہندوستان کا ٹریڈ کمشنر

نئی دہلی ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جے ایم شاہ کو اٹلی میں ہندوستان کا ٹریڈ کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری بیان عنقریب شائع ہوگا۔ توقع ہے کہ مسٹر شاہ اگلے ماہ اوائل میں روم روانہ ہو جائیں گے۔

روسی مداخلت پر برطانیہ کا احتجاج

برلن ۲۹ اپریل۔ جبکہ ناکہ بندی اٹھنے کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ روسیوں نے برطانوی علاقہ میں دریائی آمد و رفت سے مداخلت کرنے کی حرکت کی ہے اس موقعہ پر روس کی حرکت کے خلاف برطانیہ نے زبردست احتجاج کیا ہے۔

روسی افسروں نے حکم دیا کہ روسی لائسنس کے بغیر آمد و رفت کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے بعض لوگوں کو روک دیا۔ لیکن جب برطانوی حکام نے پوسٹڈم میں روسی حکام سے بازپرس کی تو ان لوگوں کو جانے دیا گیا۔

لیکن بعد میں بعض مقامات پر مسلح محافظ لگا دیئے گئے۔ نہروں کو گیٹاؤں سے فضائی مستقر پر اترنے کے بعد سامان کی نقل و حرکت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

عراق میں ہندوستانی سفیر

نئی دہلی ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے پروفیسر عبد المجید خاں کو بغداد میں سفیر غیر معمولی اور وزیر با اختیار مقرر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ پروفیسر عبد المجید اس وقت جدہ میں ہندوستان کے سفیر ہیں (اسٹار)

شامی ہاشمی کشیدگی عرب لیگ کا انتشار روکنے کی کوشش

قاہرہ ۲۹ اپریل۔ عرب لیگ کے ذی علم حلقوں کے بیان کے مطابق شام کے وزیر اعظم کے عراق اور شرق اردن کی حکومتوں کے خلاف زبردست اعلان کے بعد سیاسی سرگرمیوں میں شدت پیدا ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے سیاسی کمیٹی کے اجلاس کے لئے راستہ ہموار ہو جائیگا۔

مذکورہ بالا سیاسی سرگرمیوں کا مقصد شام اور ہاشمی حکومتوں کے درمیان کشیدگی کو دور کرنا ہوگا اور عرب لیگ کے سیاسی حلقے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اب شام و عراق کے درمیان تعلقات اور زیادہ خراب نہ ہونے پائیں۔ کل شامی لیڈر نے جو بیان دیا تھا اس کی وجہ سے شام کے انقلاب کے بعد شکوک و شبہات کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور اگر اعتماد قائم ہو گیا تو شام کے مذاکرات عرب حکومتوں کے مفادات کے مطابق ہوں گے۔ (اسٹار)

درخواست دعا

محمد آباد اسٹیٹ کے مقدمہ اپیل کی سماعت ۲۰ اپریل سے شروع ہے سیشن کورٹ نے ہمارے ماخوذ احباب میں سے دو کو حبس الدوام اور باقی نو کو ایک سال قید کی سزا دی تھی۔ صحابہ کرام اور جماعت کے دیگر احباب کی خدمت میں ان کی باعزت رہائی کیلئے دعا کی پر زور درخواست ہے۔

اقوال وافکار

"پاکستان بننے کے بعد اب ہمارے سامنے عمل کا زیادہ وسیع میدان کھل گیا ہے۔ جسے طے کرنے کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو وہ چند کرنا ہوگا۔" آنریبل خواجہ شہاب الدین

"کسی قوم کی تعمیر اسکے افراد کے اعلیٰ کردار سے ہوتی ہے۔ ہر ایک قوم کو اس کے افراد کی بلند ہمتی اور اعلیٰ حوصلے سے جانچا جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی تمام توجہ پاکستان کے اخلاق کردار اور معاشرت کو بلند کرنے پر صرف کر دیں۔" (آنریبل خواجہ شہاب الدین)

"مہاجر پاکستان کی دولت ہیں جو ہنر کاریگری اور دستکاری کا تجربہ اپنے ساتھ لائے ہیں۔ انہوں نے مغربی پاکستان کی زندگی میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کیا ہے۔ ان کے تجربہ سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تاکہ ہماری معاشرتی زندگی میں دستکاری اور گھریلو صنعتوں کی داغ بیل پڑ جائے۔"

(آنریبل خواجہ شہاب الدین)

"پاکستان نے بے مثال مشکلات کا ایک سال بڑی ہمت اور حوصلے سے گزارہ ہے اور چونکہ ابتدائی بارہ مہینوں کے دوران میں ابتلاؤں کے امتحان میں پورا اترا ہوا ہے لہٰذا مستقبل کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

(الف۔ ایم، انفرسی آر آئی، ڈی، آئی سی، ایس)

"پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو عرب مسلم بلاک اور اکثر ایشیائی ملکوں کا ترجمان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ۵۸ ممبروں میں ان ملکوں کی تعداد تقریباً پندرہ ہے۔ اگر وہ روسی بلاک کے ساتھ ووٹ دیں تو وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کسی ایسی تجویز کو جو افریقہ کی سابق اطالوی نو آبادیوں پر اقوام متحدہ کی مجموعی تولیت کے قیام کے خلاف ہو۔ دو تہائی ووٹ اس کے حق میں نہ ہونے کی وجہ سے مسترد کر سکتے ہیں۔"

(نیویارک ٹائمز)

"سرحد کے قبائل کو دینا ہمنوا بنانے کے لئے افغانستان اور پاکستان میں جو مسابقت جاری ہے اس میں پاکستان کا پلڑا بھاری ہے۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسٹر جناح نے سیاسی جیہ ادعزمی سے کام لیکر سرحد کے بارے میں ایک نئی پالیسی وضع کی۔" (ٹائمز لنڈن)

"اگر آپ اپنے بچے کے نام سے ہر مہینہ پانچ روپیہ چھوٹی بچتوں کی اسکیم میں جمع کرنا شروع کر دیں تو جب وہ بچہ اسکول جانے کے قابل ہو گا اسے اسکول کی فیس کے لئے ساڑھے سات روپیہ ماہانہ ملنا شروع ہو جائیں گے ...... اور اس اسکیم کے تحت روپیہ لگا کر آپ اپنا مدد کے ساتھ ساتھ پاکستان کی تعمیر میں بھی مدد دیتے ہیں۔" (مسٹر ملا قمبولی)

بقیہ صفحہ ۳

کر سکے فوراً اقبال کا یہ شعر پڑھ دینا چاہیئے۔

روز حساب پیش ہو جب میرا دفتر عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر

اس قسم کی تقاریب کے بعد منتظمین کے بٹوے عموماً گم ہو جایا کرتے ہیں ہمیں یاد ہے کہ مولانا ظفر علی خان رنگون سے شہید گنج کے لئے چندہ اکٹھا کر کے لائے کلکتہ پہنچے تو بٹوا غائب تھا۔ اسی طرح جب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا اجلاس پاکستان منعقد ہوا تو مرزا عبد الحمید صاحب کا بٹوا چوری ہو گیا۔ مرزا صاحب اس اجلاس کی روح رواں تھے۔ اور آمد و خرچ کا سارا حساب انہی کے پاس تھا۔ انہوں نے اخبارات میں اعلان بھی کرایا۔ کہ اگر کسی شریف آدمی کو وہ بٹوا مل گیا۔ تو براہ مہربانی انہیں واپس کر دیا جائے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بٹوا کسی شریف آدمی تک پہنچا ہی نہیں تھا۔ اس لئے اسکے واپس کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ مگر مرزا صاحب حساب دینے سے تو بچ گئے۔ ڈاکٹر ضیاء الاسلام صاحب کو بھی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے ان کا بٹوا بھی گم ہو چکا ہو۔ اور انہیں خبر نہ ہوئی ہو

یوم اقبال کے ایک اجلاس میں ہم بھی شریک ہوئے۔ اور ایک صاحب نے نہایت خوش الحانی سے اقبال کی نظم گانی شروع کی۔ ہم شعروں پر سر دھن رہے تھے۔ کہ ہمارے پہلو سے کسی نے خالص لکھنوی انداز میں یہ شعر چست کر دیا۔

نظم اقبال گا رہا ہوں میں
مال ہندو کا کھا رہا ہوں میں

(روزنامہ آزاد ۳۰ اپریل ۴۹ء)

"اقوام متحدہ کے مشاہدوں نے آزاد کشمیر کی حکومت کو ایک ایسی باضابطہ اور منظم حکومت پایا جو مادی مشکلات کے باوجود اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہے۔"

(رپورٹ ٹریبل مراسلہ نگار نیویارک ٹائمز)

"پاکستان نے وجود میں آنے کے بعد ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں اپنی مختلف قومی سرگرمیوں میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔"

(از سیاہ ڈیلی انیسٹر رنگون)

روزنامہ الفضل
۳۰ر اپریل ۱۹۵۹ء

یہ لوگ

وہ لوگ جن کا کام ہی باہمی منافرت کے جذبات ابھار کر فساد انگیزی کرنا اور اس طرح اپنی روزی کا سامان بہم پہونچانا ہے۔ جو زندگی کی جنگ میں شکست کھا کر بوکھلا گئے ہوئے ہیں۔ اور اپنی نامرادیوں کا غم غلط کرنے اور اپنی کوتاہیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی جیبوں پر نظر لگائے رکھتے ہیں۔ اور ہر وقت سوچتے رہتے ہیں کہ کوئی ایسا شوشہ چھوڑا جائے۔ جس سے اپنے حلوے مانڈے کا بھی بندوبست ہو جائے۔ اور دل لگی بھی ہوتی رہے۔ ایسے لوگ ہر قوم کے لئے سخت خطرناک ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے بھرّوں میں آ کر ان کی راہ نمائی قبول کرتے ہیں۔ اور ان کو نعرہ طرازیوں کے لئے میدان مہیا کرتے ہیں۔ وہ لوگ ملک و قوم کے ساتھ سخت دشمنی کرتے ہیں۔ یہ چالاک اور ہوشیار لوگ عوام کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ اور فلک شگاف نعروں۔ زلزلہ خیز تقریروں اور رعشہ انگیز تحریروں سے سادہ دل اور بھولے بھالے لوگوں کے دلوں میں منافرت دشمنی۔ حسد وغیرہ سفلی جذبات کے شعلے بھڑکاتے ہیں۔

ایسے منفعت خورے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ جب بھی کسی خدا کے بندے نے کسی قوم میں مجلسی معاشری۔ مذہبی یا روحانی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور یار لوگوں نے دیکھا کہ سوسائٹی کی حالت سدھر گئی۔ تو ان کو اپنا الّو سیدھا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ اس بندۂ خدا کو اصلاحی جدوجہد سے باز رکھنے کے لئے ہر جتن کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی وہ آبائی مذہب کی تباہی کا رونا رونا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کبھی قومی اور نسلی تفرق و تشتت کی داستان چھیڑ بیٹھتے ہیں۔ مروجہ زبان میں سے چند فقرے گھڑ لئے فقرے کچھ منطق لغت۔ کچھ مذہبی کتب کی عبارتیں نوک زبان کر لیتے ہیں۔ اور بازاروں۔ کوچوں اور سڑکوں کے کناروں پر کھڑے ہو کر عبادت گاہوں اور کانفرنسوں کے پنڈالوں میں اڈے جا کر لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔ اور اس بندۂ خدا کو طرح طرح کی اذیتیں دینے کے منصوبے بناتے اور لوگوں کو اکٹھا کر کے اس کی برائیاں گنتے ہیں۔ اور اس طرح نہایت ہنرمندی کے ساتھ اپنی بے ہنری کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا چونکہ اپنا کوئی اصول کوئی پروگرام یا کوئی مقصد عالیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو ہر طریقہ اختیار کرنے میں آزاد سمجھتے ہیں۔ جس طرف ہوا کا رخ دیکھتے ہیں اس طرف چلتے ہیں۔ موج کا بہاؤ جس طرف ہو اسی کے ساتھ بہتے ہیں۔ اخلاقی قدریں ان کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اپنی متضاد بیانیاں ان کو محسوس نہیں ہوتیں۔ اصل میں وہ خود بھی اپنے اختیار اور قابو میں نہیں ہوتے۔ اور انسانیت کے ادنیٰ ترین درجہ پر جو حیوانیت کے حدود سے جا ملتا ہے گر جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیاں محض وقتی جذبات کے پھندے میں پھنس جاتی ہیں۔ اور اگر ان کی تمام جدوجہد کا جائزہ لیا جائے۔ تو وہ اکبر الٰہ آبادی کے اس شعر کا آئینہ ہوتی ہے ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

چونکہ ان کی تمام مخالفت جو وہ کسی بندۂ خدا کی کرتے ہیں محض خود غرضی پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ان کو ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور دیکھتے ہیں کہ کوئی کام ان کا اس بندۂ خدا کے ذریعہ بھی نکل سکتا ہے۔ تو باوجودیکہ وہ جانتے ہیں کہ اس بندۂ خدا کو ان کی حرکات مذبوحی کا علم ہے۔ اور جو جو مخالفانہ کوششیں وہ کرتے رہے ہیں ان کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ اتنے بے غیرت ہوتے ہیں۔ کہ مطلب برآری کے لئے اسکے پاؤں پر بھی گر جاتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی عار نہیں سمجھتے۔ پھر جب دیکھتے ہیں کہ جو کام نکلنا تھا نکل چکا ہے۔ تو پھر پینترا بدل لیتے ہیں۔ اور نہایت بے حیائی سے اپنے اس محسن کو جس نے ان کی گزشتہ بدعنوانیوں کو نظر انداز کر کے اور ان کی منت سماجت سے ان کی اعانت کی تھی برا بھلا کہنا شروع کر دیتے۔ اور پھر اپنے کمینہ پن اس طرح ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں۔

چونکہ کچھ طبعاً اور کچھ مشق پیہم سے ان کی انسانی حسیات مر چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ سوسائٹی کی ہر قید سے آزاد ہو جاتے ہیں اپنے بیگانے کا ان کو کوئی لحاظ نہیں رہتا۔ جب چاہتے ہیں۔ اور جس کی چاہتے ہیں بے عزتی کر دیتے ہیں۔ اور پھر اسپر فخر و ناز بھی کرتے ہیں۔ اور لوگوں سے اپنی بے باکیوں اور بے ادبیوں کے لئے داد طلب ہوتے ہیں۔ وہ اپنی طغیانیوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ زمانہ کی فضا ان کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ان کی محسن کشیاں۔ لن ترانیاں۔ بے باکیاں۔ طلسم انگیزیاں اور ستم رانیاں۔ بداطواریاں اور آزادیاں رنگ لاتی ہیں۔ اور ہر فرعونے را موسےٰ کی مثال ان پر صادق آجاتی ہے۔ ان کا یوم الحساب آجاتا ہے زمانہ ایک ایسی چال چلتا ہے۔ کہ ان کی تمام شطرنج بازیاں مات ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور وہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت بن جاتے ہیں۔

ایک ایسی ٹھوکر ان کو لگتی ہے۔ کہ وہ پھر اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتے۔ اپنے آپ کو بڑے حوصلے دلاتے ہیں۔ اپنی بڑی ڈھارس بندھاتے ہیں۔ مگر ایک دفعہ جو پاؤں پھسلتا ہے تو پھسلتا ہی چلا جاتا ہے۔ وہ گر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اٹھ اٹھ کر پھر گر جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ان کو اپنی تیرہ زندگی میں جگنو کی چمک کی طرح امید کی شعاع جھلکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر ایسے جیسے کہ ابھی تھی۔ اور ابھی نہیں۔ وہ بڑے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مگر کچھ نہیں بنتا جدھر جاتے ہیں منہ کی کھاتے ہیں۔

آخر وہ اپنے ہتھیار پھینک دیتے ہیں۔ اور اس نیک دل فراخ حوصلہ گروہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ جن کو وہ گالیاں دیتے رہے ہیں۔ جن کی بے عزتیاں سر بازار کرتے رہے ہیں۔ لیکن وہ گروہ بھی ان کی بار بار کی بے وفائیوں سے اکتا چکا ہوتا ہے۔ اور آخر تنگ آ کر ان کو اپنی تقدیر کے حوالہ کر دیتا ہے۔ جو انہوں نے خود بنائی ہوتی ہے۔ اور اس ذلت کے گڑھے میں ان کو پڑے رہنے دیتا ہے جس میں وہ دیدہ دانستہ خود گرے ہوتے ہیں۔ اس سے ان کو اور بھی غصہ آجاتا ہے۔

اب اس ذلت کے گڑھے پر ان کی بدعنوانیاں آزادیاں اور بے باکیاں کھڑے ہو کر نوحہ کرتی ہیں۔ اور فضا میں موٹے حروف میں لکھ دیتی ہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

لیکن ان کی لگاتار بے راہ روی نے ان کو کچھ ایسا سخت جان بنا دیا ہوتا ہے۔ کہ مردہ ہو کر بھی اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہیں۔ تباہ ہو کر بھی اپنے آپ کو خوشحال جانتے ہیں۔ وہ اس ذلت کے گڑھے میں پڑے پڑے قطع الطریقی کی حرص پوری کرتے رہتے ہیں۔ اور باوجود اپنی بے دست و پائی کے دوسروں کے سہاروں پر اپنی بے راہ رویوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے دشمن کا حلیہ بنا کر اور اسکی پوشاک زیب تن کر کے اپنے جسم کے داغوں کو چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر گلے ہوئے زخموں کی پیپ اچھل اچھل کر اس لباس کو بھی متعفن کر دیتی ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے آپ کو لاکھ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر نہیں چھپ سکتے۔ لیکن چونکہ وہ ڈھیٹ بھی پرلے درجے کے ہوتے ہیں۔ اپنی سی کئے جاتے ہیں۔ اور وہ بندۂ خدا ان پر کڑھتا ہے۔ اور ان کی حالت زار پر رنج و افسوس کرتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان پر اللہ تعالےٰ کی تقدیر چل چکی ہوتی ہے۔

ولی را ولی می شناسد

ناظرین الفضل کے ازدیاد معلومات کے لئے ذیل میں ایک "اشارات" کا کالم روزنامہ "آزاد" سے ہم لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں۔ آخری شعر ملاحظہ ہو۔ ماشاء اللہ کتنا حسب حال ہے۔ جناب دابۃ الارض کی اس جرأت خود نمائی کے ہم بھی قائل ہو گئے ہیں۔ پھر جس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا۔ اس کو کسی کا کیا خوف ہے۔

لاہور میں یوم اقبال منانے والوں نے بڑے بڑے جلسے اور مشاعرے منعقد کئے دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ اور مقالے بھی پڑھے گئے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے چائے کی دعوت کا انتظام بھی کیا گیا۔ طالب علموں کی زرق برق پوشاکوں سے شادی کی تقریب کا گمان ہوتا تھا۔ اور ڈاکٹر ضیاء الاسلام اس برات کے دولہا معلوم ہوتے تھے۔ اور ویسے بھی گزشتہ کئی برس سے وہ سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر چلے آتے ہیں۔ نہ نئے الیکشن ہونگے۔ اور نہ انہیں صدارت سے ہٹایا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بات نہایت دلچسپ ہے کہ وہ نہ ڈاکٹر ہیں اور نہ سٹوڈنٹ۔ یہی وجہ ہے وہ معاملات کو طالب علمانہ نقطۂ نظر سے دیکھنے کی بجائے تاجرانہ حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ یوم اقبال کی ہر تقریب پر ٹکٹ تھا۔ حتیٰ کہ جن لوگوں کو چائے پر بلایا گیا تھا۔ ان سے بھی چار روپے فی کس کے حساب سے وصول کر لئے گئے تھے۔ سنا ہے کہ یار لوگ حساب طلب کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مگر ضیاء الاسلام صاحب کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ جب کوئی حساب طلب

(باقی صفحہ ۲ کالم ۴)

مکتوب دمشق

فلسطین

(از مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

(۱) عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کا حل ہو چکا ہے۔ کیونکہ تمام یورپین اور امریکن حکومتوں نے دولت اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ نیز بعض عرب حکومتوں نے بھی صلح کے معاہدات پر دستخط کر دیئے ہیں۔ مگر یہ خیال نہ صرف حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ بلکہ یہودی ذہنیت چلا چلا کر اسی کی تردید و تکذیب کر رہی ہے۔ یہود مجلس اقوام متحدہ کے احکام کو بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ وہ قومی زندگی کی اساسی ترقی حکم کی خلاف ورزی کو سمجھتے ہیں۔ جنگ فلسطین نے متعدد مرتبہ اسی امر پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ کہ یہود معاہدات ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ دوسری طرف ابھی تک حکومت اسرائیل کی حدود کی تعیین بھی نہیں ہو سکی۔ اور یہ ایک ایسا عقدہ ہے۔ جسے وائزمین مسٹر ٹرومین کی مدد کے بغیر حل نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر اسرائیلی حکومت کو مسٹر ریڈکلف جیسا منصف انسان برائے تقسیم حدود مل گیا۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ وہ مشرقی پنجاب جیسا کھیل فلسطین میں بھی دکھائیں۔

(۲) بیت المقدس کے مستقبل کے متعلق مختلف افکار و آراء کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ فرانسیسی پریس کو اس مسئلہ سے خاص دلچسپی ہے۔ عرب اور یہود کو بیت المقدس سے برابر کی عقیدت و محبت ہے۔ اور یہ عقیدت تاریخی و مذہبی کوائف کی بناء پر ہے۔ یہود دو ہزار سال سے دیوار گریہ (Wailing Wall) پر ماتم کر رہے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں ہیکل سلیمان کو ترس رہی ہیں۔ دوسری طرف مسیحی قوم ہے۔ جن کے "خدا" کو اس جگہ صلیب پر چڑھایا گیا۔ اور "کنیسۃ القیامۃ" میں ہر مسیحی سجدہ کرنا سعادت سمجھتا ہے۔

تیسری طرف دنیا کے مسلمان ہیں۔ جن کے سامنے حضرت عمر بن الخطاب اور صلاح الدین الایوبی کے جنگی کارنامے ہیں۔ اور جنہوں نے لسان و سنان کی قوت سے اس مدینہ کو فتح کیا۔ اور دشمن ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا۔

یہ تین اقوام کے متضاد خیالات ایک طرف ہیں۔ مگر بیت المقدس کی جغرافیائی پوزیشن پر یہود نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ شہر مجلس اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ میں بھی رکھا گیا۔ تو اس کا حشر وہی ہوگا۔ جو اس وقت برلن کا ہو رہا ہے۔ اور جو عالمگیر امن کے لئے دائمی خطرہ ہے۔ اس شہر کی اکثریت یہودی ہے۔ قدیم بیت المقدس ویران ہو چکا ہے۔ نیا بیت المقدس کلی طور پر یہود کے ہاتھ میں ہے۔ یہ شہر گویا یہود کے ہاتھ میں ہے۔ اور شہر کے قدیم حصہ پر شرق الاردن کی افواج کا قبضہ ہے۔ بہر کیف یہ مسئلہ کافی مشکلات کا حامل ہے۔

(۳) مسلمانوں اور عربوں کی طرف سے ترکی کے "اسرائیل" کو تسلیم کرنے پر اظہار تعجب کیا گیا ہے۔ عرصۂ تیس سال سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کشیدہ چلے آ رہے ہیں۔ عربوں نے ترکوں کو گولیوں کی بوچھاڑ اور تلواروں کی نوکوں سے عرب ممالک چھوڑنے پر مجبور کیا۔

فرق صرف یہ ہے۔ کہ عربوں نے ترکوں کے خلاف برطانیہ کی مرضی پر جنگ میں حصہ لیا تھا۔ اور شخصی مصالح کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تھا۔ مگر اب ترکی نے امریکن سیاست کے پیش نظر اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ کیونکہ ترکی کو امریکہ سے جنگی امداد کافی عرصہ سے مل رہی ہے۔

عربوں نے ترکوں سے بے وفائی کی۔ اور ترکوں نے بھی انتقامی بیوفائی کی۔ اور دونوں برابر ہو گئے۔ کسی فریق کو شکست خوردہ نہیں کہا جا سکتا۔

(۴) فلسطین میں عربوں کو کیوں اور کیسے شکست ہوئی؟ کیا سات عرب حکومتیں یہودیوں کو شکست نہ دے سکیں؟

این چہ معنے دارد

ان سوالات کے جوابات کے پس پردہ بہت سے اسرار مخفی ہیں۔ جن کا جواب مستقبل قریب خود دیگا۔ مگر کسی قوم کی ترقی اور تنزل میں اور کسی فریق کی فتح و شکست میں اکثریت اور اقلیت کا دخل نہیں ہوا کرتا۔

زمانہ حاضرہ کے جنگی وسائل نے تو بعید کو قریب اور رات کو دن کمزور کو طاقتور بنا دیا ہے۔ اگر اقلیت میں نظام اتحاد اور یگانگت اور قومی شعور کما حقہ موجود ہے۔ تو وہ اکثریت پر غالب ہے۔ زعماء عرب میں باہمی اختلافات تھے۔ اور یہ جنگ و جدال محض ذاتی اغراض پر مبنی تھا۔ اس موقع پر یہ سوال اٹھانا کہ فلسطین شام کو ملنا چاہیئے۔ فلسطین مصر کو ملنا چاہیئے فلسطین شرق الاردن کا ہے یہ تنازعہ نہ صرف دشمن کو اپنے گھر میں دعوت دینے کے مترادف تھا۔ بلکہ عرب ممالک کے داخلی امن کو بھی پراگندہ کرنا تھا۔ سب سے پہلے فلسطین کو یہودی دست و برد سے بچانا انتہائی ضروری تھا۔ اس کے بعد آخری فیصلہ اہالیان فلسطین پر چھوڑ دیا جاتا۔ اس سے عربوں کو "ایک پنتھ دو کاج" کا فائدہ ہوتا۔

دوسری طرف یہودی ایجنسی نے اپنی قوم کے صغار و کبار کو ذکور و اناث کو مسلح کر رکھا تھا۔ ان کو مدت مدید سے اسلحہ استعمال کرنے کی ٹریننگ دی جا رہی تھی۔ چنانچہ وقت آنے پر یہودی عوام نے یہودی فوج کے دوش بدوش جنگ میں حصہ لیا۔ اور اسرائیل زندہ باد کے نعروں سے جنگ کو جیتا۔ اور فلسطین کی جنگ میں اقلیت اکثریت پر غالب آئی۔ مگر اس اقلیت کے پیچھے امریکہ اور برطانیہ کے سوچ لگے ہوئے تھے۔ اس لئے اس کو براہ راست یہودیوں کی فتح بھی نہیں کہا جا سکتا۔

(۵) شامی فوج نے فلسطین کی جنگ کے وقت سے یہودی مستعمرہ "مشمار ہارون" پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اسی نو آبادی کو جغرافیائی لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہودی وزیر خارجہ شرتوک نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس بستی پر قبضہ کر کے رہیں گے۔ دوسری طرف شام کے نئے انقلابی لیڈر اور کمانڈر انچیف حسن بک الزعیم نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر یہود نے اس بستی کی طرف آنکھ اٹھائی۔ تو یہ آنکھ قوت حدید سے پھوڑ دی جائے گی۔ فریقین کی دھمکی کے بعد شام اور عراق کے مابین فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے پیش نظر دمشق اور بغداد میں بیک وقت فوجی دوستی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور شام پر یہود کی طرف سے حملہ کے معنے عراق پر حملہ کے مترادف ہوگا۔ ان معاہدات سے یہودی حلقوں میں غیر معمولی خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ یہود کو عراقی فوج کی قوت کا اعتراف ہے۔ اور طبعی طور پر عراقی جنگجو ہیں۔ دوسری طرف شام کے انقلابی لیڈر "الزعیم" نے ہر درزی۔ موچی۔ ترکھان۔ تاجر۔ پروفیسر طالب علم سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنے کندھے پر رائفل رکھے۔ شامی پارلیمنٹ کے ۱۶۵ ممبروں سے صرف ۶۵ ممبر کر دیئے جائیں گے۔ سابق پریذیڈنٹ وزراء تجار پر ایک کمیشن بٹھا دیا گیا ہے۔ اور ان کی املاک و فیکٹریوں پر فوجی قبضہ ہو چکا ہے۔ یہ کمیشن ہر وزیر سے پوچھ رہا ہے "من این لک ھذا" یہ جائیداد اور منافعہ آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔

اس سوال کے سامنے بہت سے وزراء کے سر ندامت سے سرنگوں ہو جائیں گے۔ اور اس کا جواب نہ دے سکیں گے۔ لازمی طور پر ان املاک کو فروخت کر کے فوجی اغراض پر یہ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ دوسری طرف شام میں جبری بھرتی کا حکم بھی دے دیا گیا ہے۔ اور ملک میں کمال اتاترک کی اصلاحات کو جاری کیا جا رہا ہے۔ ترکی سے بہترین تعلقات قائم کئے جا رہے ہیں۔ یہ دوستانہ تعلقات بلاشبہ فلسطین کے مستقبل پر اثر انداز ہوں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ

"اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"

(خاکسار شیخ نور احمد منیر مقیم دمشق شام)

جماعت کے علم دوست اور مخیر احباب سے گذارش

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ جامعہ احمدیہ میں مختلف علوم کی مختلف تحقیقاتی مجالس قائم ہیں۔ ان مجالس کی کارروائی سے احباب بذریعہ الفضل کسی حد تک واقف ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم بجا طور پر یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان مجالس کا کام صحیح طور پر اور کما حقہ نہیں ہو رہا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مطالعہ اور تحقیق کے لئے کتابوں کا ضروری اور اہم ذخیرہ موجود نہیں ہے۔

قادیان دارالامان میں تو خدا کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی اپنی لائبریری تھی۔ اور اس میں ہر قسم کی مطلوبہ کتب بر وقت مل جاتی تھیں۔ لیکن گذشتہ نامساعد حالات کے بعد جامعہ احمدیہ ابھی تک اس کمی کو پورا نہیں کر سکا۔ اس وقت جامعہ احمدیہ کی لائبریری اکثر ایسی اہم اور ضروری کتب سے خالی ہے۔ جن کے نہ ہونے سے متذکرہ صدر مجالس کا کام تشنۂ تکمیل ہے۔

اس سلسلہ میں میں طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے جماعت کے علم دوست اور مخیر احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے قوم کے نونہالوں کی اس رنگ میں مدد فرما دیں۔ کہ ضروری اور مختلف علوم کی کتب لائبریری جامعہ احمدیہ کو ہدیۃً عنایت کریں۔ تو ایک تو خود ان کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ اور دوسرے ان کی قوم کے نونہال جلد میدان عمل میں آنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اس سلسلہ میں اگر مخیر احباب مالی طور پر بھی ہماری مدد فرما سکیں۔ تو ہماری کئی مشکلات میں آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور کتابیں خرید کر ہم اپنی اہم ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے اہل علم اور مخیر احباب ہماری اس گذارش پر ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنے قومی ادارہ کی اعانت فرماتے ہوئے ہمیں ممنون کریں گے۔ اللہ تعالے توفیق دے۔

خاکسار محمد شفیع اشرف واقف زندگی۔ انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر ضلع جھنگ

ضروری اعلان برائے لجنہ اماء اللہ لاہور

تمام وہ کارکنات مقیم لاہور جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قیامگاہ مستورات یا جلسہ گاہ میں کام کیا ہے۔ وہ تیس اپریل بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے رتن باغ میں جمع ہو جائیں۔ نیز ان کو اپنے کام میں جو جو مشکلات پیش آئی ہیں۔ اور ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے جو تجاویز وہ پیش کر سکتی ہیں۔ وہ اپنے ساتھ لکھ کر لائیں۔ برائے مہربانی وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے لئے منیجر صاحب الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

پاکستان میں پٹ سن کی تجارت کا مستقبل

از [illegible] احمد صاحب

پٹ سن کی فصل نہ صرف ہمیں نقدی دیتی ہے بلکہ ہماری اشیائے برآمد میں بھی یہ خاص درجہ رکھتی ہے۔ ایک تو اس فصل سے ہمارے کاشتکار نقد روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے بیرونی ممالک میں ہماری قوم ڈالر اور اسٹرلنگ حاصل کر کے قوت خرید پیدا کرتی ہے۔ اس قوت خرید کے ذریعہ ہم دوسرے ملکوں سے پیٹرولیم، لوہا اور فولاد، اسلحہ اور گولہ بارود پرزے اور مشینیں اور بہت سی اور چیزیں خریدتے ہیں۔ جو کہ ہماری صنعتوں کی ترقی اور ہمارے ملک کی حفاظت کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ آپ ذرا ایک لمحہ کے لئے اندازہ تو لگائیے کہ ہمیں اپنی پٹ سن کے بدلے میں کتنی قوت خرید حاصل ہوتی ہے۔ اب بھی جب کہ کچھ پابندیاں ہیں، مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی سالانہ پیداوار ساٹھ ستر لاکھ گانٹھیں ہے۔ موجودہ بھاؤ کے حساب سے ان کی قیمت سو سے ایک سو پچیس کروڑ روپیہ ہے۔ اس پٹ سن کا ستانوے فیصدی حصہ باہر بھیج دیا جاتا ہے۔ اور تین فیصدی گھریلو استعمال میں آتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ پٹ سن پیدا کرنے کے بڑے امکانات ہیں۔ فی الحال وہاں مزروعہ زمین کے صرف دس فیصدی حصہ میں پٹ سن کی کاشت ہوتی ہے۔ لیکن وہ دن دور نہیں ہے۔ جب ہم اپنے قدرتی ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور جب ممکن ہو گا کہ ہم ارزاں اور بہترین پٹ سن کی دنیا کے بازاروں میں بھرمار کر دیں گے اور اس کے ذریعہ ہم ہر وہ چیز حاصل کر سکیں گے۔ جو ہماری قوم کی بہتری اور استحکام کے لئے ضروری ہو۔

تقابلی قیمت کا اصول

تجارت سے یہاں بیرونی تجارت مراد ہے اور بین الاقوامی تجارت کسی ایک ملک کے نقطہ نگاہ سے اس کی بیرونی یا غیر ملکی تجارت کہلاتی ہے۔ بین الاقوامی تجارت کی مقدار تقابلی قیمت کے اصول پر ہے اس اصول کے ماتحت کوئی ملک وہ اشیاء پیدا کرتا ہے۔ جن میں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ اس اصول کے ماتحت ہر ملک پیداوار کے چند ہی شعبوں میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے بدلہ میں دوسری اشیاء حاصل کرتا ہے۔ جو وہ بالکل پیدا نہیں کر سکتا یا اگر پیدا کر سکتا ہے۔ تو لاگت نسبتاً زیادہ بیٹھتی ہے۔ نتیجتہً ایک ملک خریدتا سب سے سستے بازار میں ہے اور فروخت سب سے گراں بازار میں کرتا ہے۔

لیکن یہ اصول ہمیشہ بے روک ٹوک کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قوم پرستی کے گہرے جذبات کے ماتحت قوم کی ضروریات کو خود پورا کرنے کی خواہش اس کی راہ میں حائل ہوتی ہے پھر تقابلی فوائد بھی مستقل حیثیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ معاشی رجحان کے لحاظ سے وہ ملک سے دوسرے ملک کے ہاتھ میں جا سکتے ہیں۔ اور سوت کی صنعت کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مشرقی بنگال کو پٹ سن کی کاشت کا مسلسل اجارہ اس لئے حاصل ہے کہ اس کی پیداوار میں خرچ کم ہوتا ہے

پٹ سن کے خریدار

آج کل دنیا میں ایک کروڑ پٹ سن کی گانٹھوں کی مانگ ہے۔ اکیلے کلکتہ ہی کے کارخانوں کو پچاس لاکھ گانٹھوں کی سالانہ ضرورت ہے سال رواں کے آخری تخمینہ کے مطابق پاکستان کی پیداوار ۵۲ء۷ لاکھ گانٹھیں ہے جبکہ سال گذشتہ کی پیداوار ۶۸ء۱ لاکھ گانٹھیں تھی۔ مستعمرہ ہند نے امسال بیس لاکھ گانٹھیں اور پچھلے سال ۱۶ء۹ لاکھ گانٹھیں پیدا کیں گویا اس سال کی کل پیداوار قریباً پچھتر لاکھ گانٹھیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی پٹ سن کی پیداوار دنیا کی مانگ سے کہیں کم ہے۔ ہند و پاکستان کے برصغیر کے باہر بھی کچھ پٹ سن پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی مقدار محض دو لاکھ گانٹھیں ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے دنیا کی پٹ سن کی پیداوار کا تقریباً پچھتر فی صدی حصہ پاکستان میں تقریباً بائیس فی صدی مستعمرہ ہند میں اور تین فی صدی دیگر ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔

مستعمرہ ہند اپنی پوری ضروریات کا تہائی حصہ بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ ہر سال تقریباً چالیس لاکھ گانٹھوں کے لئے پاکستان کا محتاج ہے اور اگر مشرقی بنگال اپنا پٹ سن کلکتہ کو نہ دے۔ تو مغربی بنگال کا پورا معاشی نظام خطرہ میں پڑ جائے۔ اگرچہ کلکتہ ہمارے پٹ سن کی نکاسی کے لئے سب سے قریب اور سر دست سب سے بڑا بازار ہے۔ لیکن ہم اس امر کے لئے ہمیشہ کلکتہ ہی کے محتاج نہیں ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی پٹ سن کی اتنی مستقل مانگ ہے کہ مشرقی بنگال میں پیدا کردہ پٹ سن کی پوری مقدار اگر زیادہ نفع پر نہیں تو کم از کم برابر قیمتوں پر بک سکتی ہے اس لئے مستعمرہ ہند خود اپنے فائدہ کی خاطر اپنے کوئلہ اور فولاد کے بدلہ میں پاکستان سے پٹ سن حاصل کرتی ہے۔

سب سے پہلے پٹ سن کے کارخانے برطانیہ میں قائم کئے گئے تھے۔ اور ہندوستان کے بعد ہمارا سب سے پرانا اور اب بھی سب سے بڑا واحد خریدار برطانیہ ہی ہے۔ پچھلی جنگ عظیم سے قبل خام پٹ سن کا دوسرا سب سے بڑا گاہک جرمنی تھا۔ اور اکثر جرمن کی خریداریاں برطانیہ سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی تھیں۔ دوسرے بڑے گاہک فرانس، ریاستہائے متحدہ امریکہ، اٹلی، بلجیم، ہسپانیہ، برازیل، ہالینڈ اور جاپان تھے۔

گذشتہ جنگ کے بعد جرمنی، اٹلی اور جاپان کی خریداری میں کمی ہو گئی ہے۔ اور چیکوسلواکیہ، برازیل، روس اور آسٹریلیا کی خریداری تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ دنیا میں خام پٹ سن کی ضرورت چالیس سے زیادہ ملکوں کو ہے۔ اس سال حکومت پاکستان نے خام پٹ سن کی برآمد کے لئے لائسنس دیئے ہیں۔ یہ برآمد براہ چٹاگانگ ان بیس ممالک کو کی جائیگی۔ جن کے "کوٹے" (Quotas) مقرر ہو چکے ہیں۔ دنیا کے دوسرے ممالک خوشی سے اس ممالک میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔

تحقیقاتی کام کی ضرورت

سر دست دنیا کی منڈیوں میں ہمارا پٹ سن مقبول ہے اور اپنی قسم کا سستا اور بہترین ریشہ ہے اور مستقبل درخشاں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن تقریباً ایک درجن ملکوں میں پٹ سن یا پٹ سن جیسا ریشہ پیدا کرنے کی بہ طرح کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ممکن ہے اس سے ہماری موجودہ اجارہ داری کو شدید خطرہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ہمیں فوراً تحقیقاتی کام سرگرمی سے شروع کر دینا چاہئے تاکہ پٹ سن کو کم از کم امکانی لاگت پر پیدا کیا جا سکے۔ اگر ہم قیمت کم رکھ سکیں گے۔ تو کوئی ملک ہمارے موجودہ درجہ سے ہمیں ہٹا نہیں پائے گا۔

پٹ سن کی تجارت کی دو اہم ضروریات یہ ہیں:۔

پٹ سن کی [illegible] کا قیام بندرگاہ کی توسیع اور آمد و رفت کی سہولتیں۔

اول ہم ہمیشہ کے لئے پٹ سن کو خام شکل میں برآمد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسرے ہمیں اپنے پٹ سن کو باہر بھیجنے کے لئے کسی غیر ملکی بندرگاہ کا محتاج نہیں ہونا چاہئے یہی وجہ ہے کہ مشرقی بنگال میں پٹ سن کے کارخانے قائم کرنے اور بندرگاہ چٹاگانگ کی ہنگامی ترقی پر حکومت پاکستان نے فوری توجہ دی ہے۔ سر دست مشرقی بنگال میں پٹ سن کا کوئی کارخانہ نہیں ہے۔ اور صرف تین پریس (دبا کر گانٹھیں بنانے کے کارخانے) ہیں، جہاں ماہانہ دو لاکھ چھتیس ہزار گانٹھیں تیار ہوتی ہیں۔ اگرچہ دو ہزار کچے پریس بھی ہیں۔ لیکن ان سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اتنی کثیر التعداد پٹ سن کی گانٹھیں بنا سکتے ہیں۔ پھر ذرائع رسل و رسائل کی کمی کے علاوہ بندرگاہ چٹاگانگ پر مال اتارنے چڑھانے کی سہولتوں کی اتنی کمی ہے۔ کہ صرف دو لاکھ گانٹھیں ایک سال میں اتاری چڑھائی جا سکتی ہیں۔ جیسے ہی ہمارے صنعتی کارخانے قائم ہو جائیں گے اور بندرگاہ پر مال اتارنے چڑھانے کی سہولتیں بڑھ جائیں گی۔ ویسے ہی کلکتہ سے چٹاگانگ تک پٹ سن کی تجارت میں اور پٹ سن کو جہازوں پر لادنے میں بالکل تبدیلی ہو جائیگی اس وقت ہماری برآمد کی نوعیت اور ہماری تجارت کے رخ اور وسعت میں بنیادی تبدیلی ہو گی۔ تب ہم خام پٹ سن اور پٹ سن سے تیار کردہ اشیاء دونوں باہر بھیج سکیں گے اور ان ممالک کو جہاں زیادہ سے زیادہ نفع ہو سکے گا۔ تب ہی ہم اس قابل ہوں گے کہ اپنے پٹ سن کی تجارت سے حقیقی فائدہ اٹھا سکیں۔

لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن

چک نمبر ۳۶۷ میں ۱۲ اپریل ۱۹۴۹ء کی رات کو جناب اسلم صاحب نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" کے موضوع پر میجک لینٹرن کے ذریعہ تقریر کی۔ جس میں بیرونی تبلیغی مشن کے مختلف مناظر دکھا کر پبلک کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کس تندہی سے خدمت اسلام کر رہی ہے۔ امریکہ افریقہ یورپ اور ایشیا کے مختلف ممالک کی مسلم جماعتوں کے گروپ دکھائے گئے۔ اور ان کی وضاحت کی گئی۔ لیکچر بہت کامیاب رہا۔ اور دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔

رحمت اللہ سیکرٹری تبلیغ چک نمبر ۳۶۷
ضلع لائلپور

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا جماعتوں کو انتباہ

چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار بہت سست ہے

جماعتوں کو اپنے فرائض سمجھتے ہوئے فوری طور پر چندہ بھجوانا چاہیئے!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی آمدن کی رفتار نہایت ہی افسوسناک ہے اور جس نسبت سے یہ چندہ آ رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے کام لے رہی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں ان اخراجات کا تفصیلاً ذکر فرمایا جو اس سال ربوہ میں جلسہ کے انعقاد کی وجہ سے جماعت پر پڑ رہے ہیں اس طرح مہمانوں کی رہائش کے لئے جو عارضی مکانات بنائے جانے والے ہیں۔ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان عارضی مکانات کی تعمیر پر بیس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ لیکن مجھے تعجب اور افسوس ہے کہ اس وقت تک صرف ۸½ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے گویا مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو عارضی شیڈ بنائے جانے والے ہیں ان پر جس خرچ کا اندازہ ہے اس سے بھی ۱½ ہزار روپیہ کم آیا ہے۔ گزشتہ سالوں میں جماعت کے اندر یہ سستی نہیں پائی جاتی تھی۔ قادیان میں جب جلسہ ہوتا تھا تو گو اس وقت بھی اخراجات کے مقابلہ میں آمدن میں کسی قدر کمی رہتی تھی مگر وہ کمی بھی بہت تھوڑی ہوا کرتی تھی۔ اس وقت ۴۷-۴۸ ہزار کے قریب چندہ ہوا کرتا تھا اور ساٹھ ہزار کے قریب خرچ ہوا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ جبکہ ہم نے رہائش کے لئے مکانات بھی بنانے ہیں بجائے اس کے کہ ۴۷-۴۸ ہزار روپیہ چندہ ہوتا اس وقت تک اٹھارہ ۱۸ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے جو ایک افسوسناک امر ہے۔

حضور نے فرمایا حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جب جماعتوں اور افراد سے ان کی ماہوار آمد کا اندازہ منگوایا گیا تھا تو اس وقت جو ادھورا اور ناقص اندازہ جماعت کی آمد کا لگایا تھا وہ ۱۳ لاکھ تھا۔ یہ اندازہ کسی صورت میں بھی درست نہیں تھا۔ ہماری جماعت کی ماہوار آمدن کم از کم ۲۵-۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ لیکن ان تیرہ لاکھ کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اگر دس فیصدی کے حساب سے چندہ لگایا جائے تو ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کے لئے آنا چاہیئے تھا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جماعت میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں جو پورا چندہ نہیں دے سکتے اور اس کا صرف پانچ فیصدی شمار کیا جائے۔ تب بھی ۶۵ ہزار چندہ جلسہ سالانہ آنا چاہیئے تھا۔ اگر ۲½ فیصدی بھی شمار کیا جائے تو ۳۲½ ہزار روپیہ آنا چاہیئے تھا مگر آیا صرف ۸½ ہزار روپیہ ہے۔ جماعت کو یہ غفلت جلد سے جلد دور کرنی چاہیئے اور جلسہ سالانہ پر جو بالکل قریب آگیا ہے۔ فوری طور پر انہیں اپنا چندہ بھجوانا چاہیئے تاکہ ضروری اخراجات پورے کئے جا سکیں۔

(نظارت بیت المال)

سرکاری اطلاع

مندرجہ ذیل مستورات اور بچے برآمدگی کے بعد ۲۵ اپریل ۱۹۴۹ء کی شام کو کیمپ میں لائے گئے ہیں۔ جہاں ان کے ورثاء کا انتظام کیا جارہا ہے۔ تاکہ ان کے سپرد کئے جائیں۔ لہٰذا ان کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان کو زنانہ جیل۔ جیل روڈ لاہور سے آکر لے جائیں۔

نمبر شمار	رجسٹر نمبر	نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
۲۵	۹۳۰۵	شیر خوار	ایک سال	نامعلوم	×	دھوبی	بیان پور	گورداسپور
۲۶	۹۳۰۶	جنتے	۳۰ سال	چراغ	غلام محمد	فقیر	کرالیاں	امرتسر
۲۷	۹۳۰۷	خورشید	۳ سال	غلام محمد	×	״	״	״
۲۸	۹۳۰۸	حبیب الرحمٰن	۸ سال	مولا	×	جلاہا	بسی پٹھاناں	ریاست پٹیالہ
۲۹	۹۳۰۹	رحمتے	۲۰ سال	عبد الغنی	عبد العلیم	کشمیری	ہٹو	فیروز پور
۳۰	۹۳۱۰	شیر خوار رفیق	۲ سال	عبد العلیم	×	״	״	״
۳۱	۹۳۱۱	کریماں عرف کرمی	۶۰ سال	کالو	یوسف	ارائیں	رونتہ	״
۳۲	۹۳۱۲	غلام فاطمہ	۲۵ سال	یوسف	فضلا	״	״	״
۳۳	۹۳۱۳	بشیراں	۱۰ سال	نور الٰہی	×	״	״	״
۳۴	۹۳۱۴	سلامتے	۲ سال	فضلا	×	״	״	״
۳۵	۹۳۱۵	امانتے	۲ ماہ	״	×	״	״	״
۳۶	۹۳۱۶	رو جی	۱۸ سال	ہمیرا	×	موچی	نتھانہ	״
۳۷	۹۳۱۷	راج بی بی	۲۶ سال	کمال	بگڑ	ماچھی	صاحب چند	״
۳۸	۹۳۱۸	بشیر محمد	۶ سال	بگڑ	×	״	״	״
۳۹	۹۳۱۹	اللہ جوائی	۵۰ سال	صمندا	رحیماں	موچی	سکالووالی	״
۴۰	۹۳۲۰	پوتر	۷ سال	رحیماں	×	״	״	״
۴۱	۹۳۲۱	دھناں	۹ سال	رگنا	×	״	״	״
۴۲	۹۳۲۲	بختاں عرف بسکالی	۱۲ سال	ٹھٹھا	×	ماچھی	میڈا	״
۴۳	۹۳۲۳	سلامتے	۱۱ سال	غلام	×	جلاہا	پٹنادوالا	״
۴۴	۹۳۲۴	یعقوب	۵ سال	کریماں	×	موچی	سکالووالی	״

سیام میں کمیونزم جڑیں نہیں پکڑ سکتا

بنکاک ۲۹ اپریل۔ سیام کے وزیر اعظم پبل سونگرام نے ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ سیام اور برطانیہ کے اشتراک سے کمیونسٹوں کی رہنمائی میں باغیوں کو ملایا اور سیام کے سرحدی علاقے کو منظم ہونے اور رستے بنانے کے لئے بطور جائے پناہ استعمال کرنے سے روکنے میں اطمینان بخش نتائج حاصل ہو گئے ہیں۔

وزیر اعظم نے سیام کی داخلی حالت کو پرسکون بتایا اور کہا کہ ان کا ملک شاید جنوب مشرقی ایشیا کے سب ممالک میں اس وقت سب سے زیادہ مستحکم ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ مستقبل قریب میں سیام میں کمیونسٹ سرگرمیاں بڑھ جائیں گی۔ باوجود چین اور دوسری جگہ ان کی کامیابیوں کے سیامی کمیونسٹوں کی تعداد میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا ہے۔

فیلڈ مارشل پبل نے اپنے اعتماد کی وجہ یہ بتائی۔ سیام میں چونکہ نسبتاً آسانی کے ساتھ روزی کمائی جاسکتی ہے۔ بیکاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور خوراک کی افراط ہے۔ اس لئے سیام میں کمیونزم زیادہ جڑیں نہیں پکڑ سکتا۔

وزیر اعظم نے کہا۔ کہ کمیونزم کے خلاف سیام کا بہترین ہتھیار عوام کے بادشاہ کے ساتھ تعلقات کو مستحکم بنانا اور سیامیوں کا اپنے تمدن کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اس طرح کمیونزم کبھی پنپ نہیں سکے گا۔

وزیر اعظم کا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ چین میں کمیونسٹوں کی مکمل فتح سیام پر اثر انداز ہوگی۔

پاکستان میں ناروے کا سفیر

کراچی ۲۹ مئی:- ہز ایکسی لینسی مسٹر سیوا ای کرگاہسن جو عراق۔ ترکی اور پاکستان کے ملکوں میں ناروے کے سفیر ہیں۔ پہلی اور دس مئی ۱۹۴۹ء کے اندر یہاں پہنچ جائیں گے۔ اور حکومت پاکستان کو اپنا مراسلہ تعارف اور اسناد پیش کریں گے۔ غالباً آپ کے ہمراہ ناروے کے ٹریڈ کونسلر بر اسے ہندوپاکستان بھی آئیں گے۔ اور پاکستان اور ناروے کے مابین تجارت کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ مسٹر میئر تقریباً ایک ماہ یہاں ٹھہریں گے۔ اور خوشی سے ملاقاتیں قبول کریں گے۔

اس سلسلہ میں پیشگی معلومات حاصل کرنے کے لئے نارویجین کونسلیٹ جنرل و، لکرمیٹ بلڈنگ کراچی کے پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

برطانیہ پیداوار میں اضافے کے لئے کیا کر رہا ہے؟

مزدوروں کی تربیت کے لئے سکونتی مرکز

لندن ۲۹ اپریل:- برطانیہ کے آجر روز بروز اس حقیقت سے آشنا ہو رہے ہیں۔ کہ پیداوار بڑھانے کے لئے انہیں ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو چست، اور چاک چوبند ہوں۔ اپنے کام میں دلچسپی لیں۔ اور انہیں احساس ہو کہ وہ قومی معیشت کے سدھارنے کے لئے سرگرم کار ہیں۔ بہت سے کارخانوں میں اب تربیتی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ اور ان میں چارج ہینڈ اور فورمین کی تربیت کیلئے سکونتی مرکز نہ صرف برطانیہ بلکہ شاید دنیا بھر میں پہلا ادارہ ہے۔

پیداوار کے لئے اچھے منیجروں کی طرح اچھے فورمین بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے سال فورمینوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لئے ایک نصاب جاری کیا گیا۔ اسے اتنا پسند کیا گیا۔ کہ ۱۹۴۹ء میں ایک سکونتی مرکز بھی قائم کر دیا گیا۔ برمنگھم کے قریب ایک بہت بڑی عمارت میں اس مرکز کو قائم کیا گیا ہے۔ تربیتی نصاب ایک سکونتی اتالیق کی نگرانی میں دیئے گئے ہیں۔ اور انجینئرنگ کمپنیوں کے ماہر یہاں آکر لیکچر دیتے ہیں۔ طلباء ہفتے میں پانچ دن یہاں گزارتے ہیں اور دو دن اپنے اپنے گھروں میں چھٹی مناتے ہیں۔

ایک فورمین کا کورس دو ہفتے تک جاری رہتا ہے اس عرصے میں دستاویزات اور تنظیم پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ اسے اپنے کام کے فنی پہلوؤں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ وہ گروپ مباحثوں میں شریک ہوتا ہے۔ اور آس پاس کے کارخانوں میں جاکر کام دیکھتا ہے۔ علاوہ اب کے کورس کے آخر میں اسے لندن اور ہرٹ فورڈ شائر لے جایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ لیبر اور صنعت کا کورس بھی پڑھ لے۔

مزدوروں کو چارج ہینڈ بنانے کے لئے تین ماہ کا کورس تجویز کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے اس کی آزمائش کرلی جاتی ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہ اس کام کے قابل ہے یا نہیں۔ جو لوگ اپنی ہنرمندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ انہیں کو چارج ہینڈ کی تربیت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

دوسرے موضوعات پر لیکچروں کے علاوہ یہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ نوٹ کیسے لکھیں۔ رپورٹ کیونکر مرتب کریں۔ اور نگرانی کی ذمہ داری کو کیسے نبھائیں۔ انہیں مزدور جماعتوں اور ان کی بات چیت کی مشینری نظم و نسق اور مزدوروں کے درمیان مشترکہ مشوروں کے اصول اور مقاصد۔ صنعت کے نوجوان کارکنوں کو تربیت دینے میں چارج ہینڈ کے حصے اور پرسانل ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بھی کچھ باتیں بتائی جاتی ہیں۔ انسانی تعلقات اظہار خیالات اور اچھی قیادت کے اوصاف پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر دو ز بعد وہ ہر ایک کارخانے میں لے جاتا ہے۔

یہ لوگ تین ہفتے تربیتی کالج میں گزارتے ہیں۔ اور باقی عرصہ ورکشاپ میں عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔

جو بچے پندرہ برس کی عمر میں سکول سے سیدھے کارخانے میں بھرتی ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کے لئے برمنگھم کے قریب اولڈ بری میں ایک سکول قائم ہے۔ یہاں حاضری رضاکارانہ ہے۔ بہرحال جو لڑکا چاہے ہفتے میں ایک دن یہاں گزار سکتا ہے۔ اور اسے معاوضہ بھی ملتا ہے۔ اگر وہ کام میں حقیقی دلچسپی لے۔ تو اسے سال کے بعد ایک ہفتے کی فالتو با تنخواہ چھٹی ملتی ہے۔

اس سکول کا مقصد یہ ہے۔ کہ بچے کو شہریت اور اخلاق کی تعلیم دی جائے اور اسے خود سوچنے کی عادت ڈالی جائے نیز پیشہ ورانہ تربیت کے مواقع دیئے جائیں۔

حکومت پاکستان ایک کمرشل بنک قائم کرنیکے سوال پر غور کر رہی ہے

مشرق وسطی کے ممالک میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شاخیں کھولی جائیں گی

لاہور ۲۹ اپریل۔ آج پاکستان اکنامک کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز میں پیپلز چیمبر آف کامرس کی طرف سے عصرانہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر چیمبر کی طرف سے پیش کئے گئے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے فرمایا۔ حکومت پاکستان ایک کمرشل بنک قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ لیکن تربیت یافتہ نوجوانوں کی شدید قلت کی وجہ سے مجوزہ سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں بہت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح بالخصوص مشرق وسطی کے اسلامی ممالک کی طرف سے یہ درخواستیں موصول ہوتی ہیں کہ ان کے ہاں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شاخیں قائم کی جائیں۔ لیکن بنکنگ اور اقتصادیات جاننے والے نوجوانوں کی کمی کی وجہ سے ہم بیرونی ممالک میں سٹیٹ بنک کی شاخیں کھولنے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ بیرونی ممالک میں ہمارے بنک کی شاخوں کا قائم ہونا قومی اور ملکی مفاد کے لئے نہایت ضروری ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر زاہد حسین نے قوم کے قابل اور ہونہار نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور اہم ذمہ واریوں کو اٹھانے کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کیونکہ صرف اقتصادیات میں ہی نہیں بلکہ قومی زندگی کے ہر شعبہ میں ماہرین اور اہلیت رکھنے والے نوجوانوں کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ بنکنگ کی تعلیم دینے اور اس کے متعلق عملی مواقع بہم پہنچانے کے سلسلے میں ہر ممکن کوشش سے کام لیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ ان تمام مشکلات پر قابو پا لیا جائے گا اور اقتصادی اعتبار سے حالات اعتدال پر آ جائیں گے۔ لیکن بہرحال اس میں وقت لگے گا اور ہمیں نہایت استقلال کے ساتھ اپنی تمام توجہات تعمیری سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے ذرائع پر مرکوز رکھنی پڑیں گی میں آپ کو سبز باغ دکھا کر آرام سے بیٹھے رہنے کی تلقین نہیں کر سکتا بلکہ صحیح صورت حال سے آگاہ کر کے آپکی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

تقریر کے دوران میں مسٹر زاہد حسین نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت اور ان ماہرین تجارت، ماہرین اقتصادیات اور حکومت کے درمیان بلا واسطہ تعلق کا قیام نہایت ضروری ہے چنانچہ آپ نے فرمایا میری ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ ہم ان ہائے تجارت سے تعلق قائم کر کے ان کی مشکلات معلوم کی جائیں۔ اور ان کے ازالہ کے ساتھ ساتھ خود ان کے تعاون سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ پیپلز چیمبر آف کامرس نے اپنے ایڈریس میں عملی طور پر تعاون کا یقین دلایا ہے۔ مجھے امید ہے دیگر چیمبرز بھی اسی جذبہ کے ماتحت تعمیری کاموں میں حصہ لینے کے لئے آگے آئیں گے اور اس طرح اقتصادی خوشحالی کا دور دورہ کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے۔

قبل ازیں پیپلز چیمبر آف کامرس کے جنرل سیکرٹری مسٹر بہادر الحق نے پاکستان اکنامک کانفرنس کے صدر اور دیگر مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ آج قوم کو الفاظ کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔ نیز امید ظاہر کی کہ اقتصادی مسائل کو عملی طور پر حل کرنے میں ہر ممکن کوشش سے کام لیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے پیپلز چیمبر آف کامرس کی طرف سے مسٹر زاہد حسین اور دیگر مندوبین کو یقین دلایا کہ ایوان اس بارے میں اپنی مقدور بھر کوشش سے کبھی گریز نہ کریگا اور عملی تجاویز پیش کرنے اور ان کو حتی الامکان جامہ عمل پہنانے میں پیش پیش رہے گا۔

(سٹاف رپورٹر)

قانون انتقال اراضی کی کمیٹی

لاہور ۲۹ اپریل۔ مغربی پنجاب کے گورنر نے قانون انتقال اراضی کی موزونیت اور ناموزونیت کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے صدر میاں عبدالعزیز ہوں گے۔ محکمہ امداد باہمی کے رجسٹرار مسٹر ظہور حسین اور خان امیر الدین خان اس کے دو ممبر ہوں گے۔

خاتون پاکستان کا خیر مقدم

پشاور ۲۹ اپریل۔ آج خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح لاہور سے پشاور پہنچ گئیں۔ سٹیشن پر آپ کو سرحد مسلم لیگ نیشنل گارڈ نے سلامی دی اور اہل پشاور نے پر جوش نعروں سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ خیر مقدم کرنے والوں میں پاکستان کے رکن مواصلات سردار عبدالرب نشتر۔ سرحد کے وزراء میاں محمد جعفر شاہ، خان محمد جلیل خاں اور صوبہ مسلم لیگ کے صدر بادشاہ گل کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ قبائلی علاقوں کی معزز خواتین نے بھی محترمہ فاطمہ جناح کو قبائلی علاقوں میں آنے کی دعوت دی ہے۔

۲۵۱۴ پرمٹ پاکستان میں داخلہ کے لئے غیر مسلموں کو دیئے گئے

کراچی ۲۹ اپریل۔ پاکستان ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان نئی دہلی کے دفتر سے ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے مارچ ۱۹۴۹ء تک مذکورہ بالا دفتر کی طرف سے پاکستان میں داخل ہونے کے لئے ۴۸۷۴ پرمٹ جاری کئے گئے ان میں سے ۲۵۱۴ پرمٹ غیر مسلموں کو دیئے گئے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

منزل مقصود	عارضی قیام کے لئے پرمٹ	مستقل سکونت کے لئے پرمٹ	واپسی کے پرمٹ	ٹرانزٹ پرمٹ	متواتر سفر کے پرمٹ
مغربی پنجاب	۷۶۹	۱	۲۲	-	۵
کراچی	۱۹۳	۲	۵۱	۱۷	۱
سندھ	۹۸۷	۱۴	۳۵۰	-	-
صوبہ سرحد	۲۶	-	-	۱۲	-
بلوچستان	۲۷	۱	۱	-	-
خیرپور	۱۷	-	۳	-	-
بہاولپور	۱۳	-	-	-	-
میزان	۲۰۳۲	۱۸	۴۲۹	۲۹	۶

(فدت)

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا اعلان

کراچی ۲۹ اپریل ۱۹۴۹ء۔ برطانیہ، آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان پاکستان اور لنکا کے وزرائے اعظم اور کینیڈا کے محکمہ امور خارجہ کے سیکرٹری گذشتہ ہفتہ لندن میں جمع ہوئے تھے۔ جن کا مقصد ان اہم آئینی مسائل پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ جو ہندوستان کے آزاد جمہوریہ قسم کی حکومت کا دستور مرتب کرنے کے فیصلے اور دولت مشترکہ کا ممبر رہنے کی خواہش سے پیدا ہو گئے تھے۔ اس کانفرنس میں اس نئی صورت حال دولت مشترکہ کے موجودہ نظام اور اسکے ممبروں کے درمیان آئینی تعلقات سے تعلق رکھنے والے معاملات پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ یہ مباحثہ دوستانہ اور باہمی مفاہمت کے خوشگوار ماحول میں ہوئے جس کا تاریخی پس منظر دولت مشترکہ کی یہ روایتی پالیسی تھا کہ دولت مشترکہ کے باہمی اور مشترکہ مقاصد کو تقویت دی جائے اور اس کے نظام اور ضوابط کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالا جائے۔

ان معاملات پر تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کے بعد دولت مشترکہ کی تمام حکومتوں کے نمائندے اس امر پر رضامند ہو گئے کہ جو فیصلہ اس سلسلے میں کیا گیا ہے اسے حسب ذیل اعلان کی شکل میں ضبط تحریر میں لایا جائے۔

حکومت ہند نے دولت مشترکہ کی دیگر حکومتوں کو باشندگان ہند کے اس ارادے سے آگاہ کیا ہے کہ نئے آئین کے تحت جو عنقریب منظور ہو جائے گا۔ ہندوستان ایک کامل لا مختار آزاد جمہوریہ بن جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے یہ خواہش بھی ظاہر کی ہے کہ وہ بدستور دولت مشترکہ کا کامل رکن رہے گا اور بادشاہ کو آزاد ممبر اقوام کے "آزاد اتحاد" کا مظہر اور دولت مشترکہ کا ہیڈ (Head) تسلیم کرے گا۔

دولت مشترکہ کے دیگر ممالک کی حکومتیں جن کی دولت مشترکہ کی رکنیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ ہندوستان کی مسلسل رکنیت کو اس اعلان کے اصول کے تحت تسلیم کرتی ہیں لہذا سلطنت متحدہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان پاکستان اور لنکا اعلان کرتے ہیں کہ وہ دولت مشترکہ کے آزاد اور برابر کے ممبر ہونے کی حیثیت سے بدستور متحد ہیں اور امن، آزادی اور ترقی کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ اشتراک عمل کرتے رہیں گے۔

وزرائے اعظم کے یہ مذاکرات محض ان آئینی مسائل پر بحث و مباحثہ کے لئے وقف رہے۔ (ح۔ ا۔ ص)

پاسپورٹ کی فیس بڑھا دی گئی ہے

کراچی ۲۹ اپریل۔ پاسپورٹ کی فیس فوری نفاذ کے ساتھ چھ روپیہ سے بڑھا کر دس روپے کر دی گئی ہے بیرونی ممالک میں یہ فیس مساوی کرنسی میں وصول کی جائے گی۔

(وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ حکومت پاکستان)